سُورَةُ الْمُرْسَلٰت

آیات ۱ ـ ۱۹

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَ الۡمُرۡسَلٰتِ عُرۡفًا ۙ﴿۱﴾ فَالۡعٰصِفٰتِ عَصۡفًا ۙ﴿۲﴾ وَّ النّٰشِرٰتِ نَشۡرًا ۙ﴿۳﴾
فَالۡفٰرِقٰتِ فَرۡقًا ۙ﴿۴﴾ فَالۡمُلۡقِیٰتِ ذِکۡرًا ۙ﴿۵﴾ عُذۡرًا اَوۡ نُذۡرًا ۙ﴿۶﴾
اِنَّمَا تُوۡعَدُوۡنَ لَوَاقِعٌ ؕ﴿۷﴾ فَاِذَا النُّجُوۡمُ طُمِسَتۡ ۙ﴿۸﴾ وَ اِذَا السَّمَآءُ
فُرِجَتۡ ۙ﴿۹﴾ وَ اِذَا الۡجِبَالُ نُسِفَتۡ ۙ﴿۱۰﴾ وَ اِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتۡ ؕ﴿۱۱﴾
لِاَیِّ یَوۡمٍ اُجِّلَتۡ ؕ﴿۱۲﴾ لِیَوۡمِ الۡفَصۡلِ ۚ﴿۱۳﴾ وَ مَاۤ اَدۡرٰىکَ مَا یَوۡمُ الۡفَصۡلِ ؕ﴿۱۴﴾
وَیۡلٌ یَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُکَذِّبِیۡنَ ﴿۱۵﴾ اَلَمۡ نُہۡلِکِ الۡاَوَّلِیۡنَ ؕ﴿۱۶﴾ ثُمَّ نُتۡبِعُہُمُ
الۡاٰخِرِیۡنَ ﴿۱۷﴾ کَذٰلِکَ نَفۡعَلُ بِالۡمُجۡرِمِیۡنَ ﴿۱۸﴾ وَیۡلٌ یَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُکَذِّبِیۡنَ ﴿۱۹﴾

مطالعہ حدیث

جاء فی وصیّة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لمعاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ، حین بعثہ إلی الیمن ، قال:

........وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللهِ حِجَابٌ

صحیح البخاری و مسلم وأصحاب السنن ، وأحمد

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ﷺ نے مجھے (یمن) بھیجا تو فرمایا:........ مظلوم کی بددعا سے بچنا، اس لیے کہ اس کی بددعا کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ نہیں۔

سورۃ المرسلت (77)

- سورۃ کا نام **المرسلات** - جو اس سورۃ کی پہلی آیت میں موجود "والمرسلت" کے لفظ سے مآخوذ (معنی بھیجی گئیں- Those Sent Forth)
- **نزول** : مکہ معظّمہ کے ابتدائی دور میں نازل ہوئی جب اسلام کی دعوت خفیہ دی جارہی تھی (عبداللہ بن مسعودؓ کے مطابق یہ سورۃ منیٰ کے غار میں نازل ہوئی- البخاری)
- **مرکزی مضمون** : قیامت پر عقلی، آفاقی، انفسی، اور تاریخی دلائل_کہ یہ ہو کر رہے گی، اس کو جھٹلانے والے (مکذبین) تباہ و برباد ہو کر رہیں گے اس کے برعکس مومنین، مصدّقین، متقین اور محسنین اجر و ثواب اور اللہ کی نعمتوں سے بہرہ ور ہوں گے قیامت کے اثبات سے انذار

سورۃ المرسلت

- مضامین کے اعتبار سے اس کا تعلق اگلی سورت **النبا** کے ساتھ ہے
- دونوں سورتوں کے مضمون اسلوب اور آیات کی ترتیب میں گہری مشابہت
- المرسلٰت میں آفاق کے آثار و شواہد، تاریخ کے حقائق اور انسان کی خلقت میں خدا کی قدرت و حکمت کی نشانیوں سے قیامت پر استدلال کیا گیا
- النباء میں یہی دعویٰ آفاق میں بالخصوص خدا کی ربوبیت کے آثار و شواہد سے ثابت کیا گیا ہے
- سورت کے آغاز میں پے درپے قسموں کا ذکر۔ اس خصوصی انداز کے اعتبار سے یہ قرآن مجید کی تیسری سورت۔ (سورۃ الصافات اور سورۃ الذاریات)

سورة المرسلات

پہلا حصہ 1-7

ہواؤں کے عجائب اور
تصرفات سے امکان
آخرت کے دلائل

دوسرا حصہ 8 - 15

قیامت کی اجمالی تصویر
اللہ کی قدرت اور طاقت
سے امکان آخرت کا
استدلال

تیسرا حصہ 16-28

پہلی اقوام کی
ہلاکت سے امکانِ
آخرت پر استدلال

چوتھا حصہ 29 -40

منکرین آخرت
(مکذبین) کا انجام

پانچواں حصہ 41 - 50

اللہ کی صفتِ عدل
سے امکانِ آخرت پر
استدلال

مکرر در مکرر قیامت (آخرت) کا موضوع ؟

- انتیسویں اور تیسویں پارے کی سورتوں میں قیامت کا مضمون بھرپور انداز میں
- مشرکین کے لیئے اس کے وقوع کو سمجھنا بہت مشکل تھا۔انکے لیئے تعجب خیز
- لیکن اس کو سمجھنا/ سمجھانا بہت ضروری تھا
- اسکے بغیر ١۔نہ اسلامی نظریۂ حیات کو سمجھا جاسکتا تھا ٢۔ نہ زندگی کی قدریں صحیح متعین ہو سکتی تھیں ٣۔ اور نہ زندگی کے اصول وضع ہو سکتے تھے
- انسانی زندگی کی اصلاح اور صحیح تعمیر اس کے بغیر ممکن ہی نہیں
- انسان کی زندگی اور اس کے اعمال کا دارومدار اسی عقیدے پر ہے
- یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم نے اس عقیدے کو عربوں کے ذہن میں بٹھانے کے لئے اس قدر طویل جدوجہد کی تاکہ وہ اس پر اچھی طرح یقین پیدا کر لیں

وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ۙ ① فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ۙ ②

وَالْمُرْسَلٰتِ - قسم ان (ہواؤں) کی جو بھیجی جاتی ہیں وَ قسمیہ

○ مادہ ر س ل أَرْسَلَ يُرسِلُ ، إرْسَالاً (IV افعال)

○ مُرسَل بھیجا گیا مُرْسَلَة بھیجی گئ (مؤنث)

○ مُرْسَلٰت بھیجی گئیں (جمع مؤنث) (بھیجی جانے والیاں)

○ اردو میں : رسول، رُسل، رسالت، رسالہ، رسائل

عُرُفًا - پے در پے (لگاتار) [نیکی، احسان، بخشش، متواتر، پے در پے]

○ اسکا استعمال دو معنی میں 1- معروف، یعنی نیکی/ نیک کام 2- پے در پے

وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ۙ ① فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ۙ ②

فَالْعٰصِفٰتِ - پھر قسم ہے تند و تیز چلنے والیوں کی

- عَصَفَ يَعْصِفُ، عَصْفًا ہوا کا تند و تیز چلنا
- عاصِف آندھی والا، تیز ہوا والا عاصِفة تیز ہوا عٰصِفٰت تیز ہوائیں
- قرآن میں لفظ عَصْفِ بھوسے اور گھاس پھونس کیلیئے استعمال ہوا ہے
- فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّأْكُولٍ 105/5 وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ 55/12
- ان کا معنوی تعلق- عصف ایسی تند و تیز ہوا جو تنکوں / گھاس کو اڑائے پھرے

عَصْفًا -(جیسے) وہ تیز چلتی ہیں

- عَصْفًا اسی فعل (عَصَفَ) کا مصدر ہے جس کو بطور تاکید لایا گیا ہے

وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ۙ ١ فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ۙ ٢

قسم ہے اُن (ہواؤں) کی جو پے در پے بھیجی جاتی ہیں
پھر طوفانی رفتار سے چلتی ہیں

By the (Winds) sent forth one after another
Which then blow violently in tempestuous Gusts

محمد اقبال

وَّ النّٰشِرٰتِ نَشۡرًا ۙ ﴿۳﴾ فَالۡفٰرِقٰتِ فَرۡقًا ۙ ﴿۴﴾

وَّ النّٰشِرٰتِ - اور قسم ہے پھیلانے والیوں کی

- قسم ہے (بادلوں کو اٹھا کر) پھیلانے والی (ہواؤں) کی
- نَشَرَ یَنْشُرُ ، نَشْرًا پھیلانا
- ناشِر پھیلانے والا ناشِرہ پھیلانے والی ناشِرات پھیلانے والیاں
- اردو میں : نشر، نشور، منشور، انتشار، منتشر

نَشۡرًا -(جیسے) وہ پھیلاتی ہیں (لفظی مطلب پھیلانا)

- نَشْرًا اسی فعل (نَشَرَ) کا مصدر ہے جس کو بطور تاکید لایا گیا ہے
- تاکید کا یہ اسلوب قرآن میں معروف اور مستعمل ہے

وَّ النّٰشِرٰتِ نَشْرًا ۙ ﴿۳﴾ فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا ۙ ﴿۴﴾

فَالْفٰرِقٰتِ - پھر ان پھاڑنے والیوں کی قسم یہاں واؤ قسمیہ محذوف ہے

- پھر قسم ہے ان ہواؤں کی جو (بادلوں کو) الگ الگ کرنے والی ہیں

فَرْقًا - جیسے پھاڑتے ہیں

- فَرَقَ یَفْرُقُ ، فَرْقًا پھاڑنا، الگ کرنا ، بانٹنا
- فَارِق الگ کرنے والا ، فارِقة الگ کرنیوالی فٰرِقٰت الگ کرنے والیاں
- یہاں بھی اسی فعل کا دوبارہ مصدر (فَرْقًا) لایا گیا ہے تاکیداً اور اس عمل کے حسن کے بیان کے لئے

وَّالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا ۙ ﴿٣﴾ فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا ۙ ﴿٤﴾

اور ان ہواؤں کی (قسم) جو بادلوں کو اٹھا کر پھیلاتی ہیں
پھر (اُن کو) پھاڑ کر جدا کرتی ہیں

By those which scatter (things) far and wide
Then separate them, one from another,

محمد اقبال

فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا ۙ ﴿٥﴾ عُذْرًا اَوْ نُذْرًا ۙ ﴿٦﴾

فَالْمُلْقِيٰتِ - پھر جو ڈالتی ہیں (دلوں میں)

- ألْقَى يُلْقِي ، إلْقَاءً ڈالنا (دل میں کوئی بات ڈالنا- القاء کرنا)

ذِكْرًا - یاددہانی کو

پھر (دلوں میں خدا کی) یاد ڈالتی ہیں

عُذْرًا - عذر ختم کرنے کے لیے (حجت تمام کرنے کو)

- عذر : بہانہ، ایسی کوشش جس سے انسان اپنے گناہوں کو مٹانا چاہے

اَوْ - یا نُذْرًا - خبردار کرنے کے لیے

- أنْذَرَ يُنْذِرُ، إنذارًا خبردار کرنا (IV افعال)
- نُذر بمعنی إنذار ڈرانے کے

فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا ۙ ﴿٥﴾ عُذْرًا اَوْ نُذْرًا ۙ ﴿٦﴾

پھر (دلوں میں خدا کی) یاد ڈالتی ہیں،
عذر ختم کرنے کے لیے یا خبردار کرنے کے لیئے

Then those who bring down the Reminder,
Whether of Justification or of Warning

پہلی پانچ آیت

- ان آیات میں 5 چیزوں کی قسم، چیزوں کی صراحت نہیں، صرف خصوصیات
- اس بناپر ان کے تعین میں مفسرین میں اختلاف اور مختلف اقوال منقول:
- ۱۔اس سے مراد ہوائیں ۲۔ فرشتے ۳۔ تین ہوائیں دو فرشتے ۴۔ اس کے بر عکس
- عبارت اور نظم کلام پر غور و فکر سے۔یہ تمام صفات ایک ہی چیز سے متعلق
- قیامت کے وقوع پر ہواؤں کی یہ کیفیات کس طرح دلالت کرتی ہیں؟
- حیوانی اور نباتی زندگی میں ہوا کی اہمیت ! کرۂ ارض پر ہوا کی زندگی سے مطابقت
- زمین کے ارد گرد ہوا کا کرہ - اور اس ہوا کی بے شمار کیفیات و خصوصیات
- موسموں کا بدلنا، گرمی، سردی، بادِ نسیم، طوفان، بارشیں .....

پہلی پانچ آیت

- یہ طرح طرح کی ہوائیں مختلف علاقوں میں مختلف اوقات میں چلتی ہیں اور ہر ہوا کسی نہ کسی مقصد کو پورا کرتی ہے۔
- یہ انتظام ایک غالب قدرت کا ثبوت ہے جس کے لیے نہ زندگی کو وجود میں لانا خارج از امکان ہو سکتا ہے، نہ اسے مٹا دینا، اور نہ مٹا کر دوبارہ وجود میں لانا
- یہ انتظام کمال درجہ حکمت و دانائی کا ثبوت بھی، جس سے صرف ایک نادان آدمی ہی یہ توقع رکھ سکتا ہے کہ یہ سارا کاروبار محض کھیل کے طور پر کیا جارہا ہو اوراس کا کوئی عظیم تر مقصد نہیں
- اس حیرت انگیز انتظام کے مقابلے میں انسان اتنا بے بس کہ کبھی وہ نہ اپنے لیے مفید طلب ہوا چلا سکتا ہے نہ اپنے اوپر ہلاکت خیز ہوا کا طوفان آنے کو روک سکتا ہے۔

پہلی پانچ آیت

- یہ ہوا اس کو یاد دلا دیتی ہے کہ اوپر کوئی زبردست اقتدار کار فرما ہے جو زندگی کے اس سب سے بڑے ذریعہ کو جب چاہے اس کے لیے رحمت اور جب چاہے ہلاکت کا سبب بنا سکتا ہے، اور انسان اس کے کسی فیصلے کو بھی روک دینے کی طاقت نہیں رکھتا

- عُذۡرًا اَوۡ نُذۡرًا ۙ﴿۶﴾ حکمت نزولِ وحی

- ہَواؤں کے تصرفات سے جو حیرت انگیز چیزیں سامنے آتی ہیں، یہ ان کا مقصد بیان ہوا ہے ۔ یعنی جو کچھ ہمیں دکھایا جارہا ہے یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسانوں پر اتمامِ حجت ہے یا انھیں بیدار کرنے کا ذریعہ ہے۔

إِنَّمَا تُوعَدُونَ لَوَاقِعٌ ۖ ⑦

إِنَّمَا - کچھ نہیں سوائے اس کے کہ

کلمۂ حصر

تُوعَدُونَ - جو تم لوگوں سے وعدہ کیا جاتا ہے

- وَعَدَ يَعِدُ ، وَعْدًا وعدہ کرنا
- وعید : سزا یا دھمکی کا وعدہ

لَوَاقِعٌ - یقیناً واقع ہونے والا ہے

- مادہ : و ق ع وقع : کسی چیز کا ثابت ہونا، گِرنا ، واقع ہونا
- الْوَاقِعَ : اچانک رونما ہونے والا

إِنَّمَا تُوعَدُونَ لَوَاقِعٌ ۭ ۷

جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے وہ ضرور واقع
ہونے والی ہے

Surely that which you are promised will befall.

محمد اقبال

إِنَّمَا تُوعَدُونَ لَوَاقِعٌ ۝٧

- پانچ قسموں کے مقسم علیہ کا ذکر (جوابِ قسم)
- قسم اور جوابِ قسم کا ربط —
- میرے اس مذکورہ نظام کی قسم ! قیامت ضرور واقع ہو گی یعنی میرے اس نظام کے لیے روز جزا کا ہونا لازمی ہے ورنہ یہ پورا نظام عبث ہو جائیگا اللہ تعالیٰ نے پانچ چیزوں کی قسمیں اٹھا کر اور انہیں بطور شہادت پیش کرنے کے بعد فرمایا کہ جس قیامت کا تم سے وعدہ کیا جارہا ہے وہ ضرور پورا ہو کر رہے گا، لہٰذا تم قیامت کے آنے میں شک نہ کرو بلکہ اس کے لئے تیاری کرو
- اس دن کی علامات و نشانات کا بیان آگے آیت ۱۸ تک

فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ ۙ ﴿٨﴾ وَاِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ ۙ ﴿٩﴾

فَاِذَا - پس جب

النُّجُوْمُ - ستارے

طُمِسَتْ - مٹا دیئے جائیں گے

مادہ : ط م س

○ طَمَسَ يَطْمِسُ مسخ ہونا، نابود ہونا، تباہ ہونا

وَاِذَا - جب

السَّمَآءُ - آسمان

فُرِجَتْ - پھٹ جائے گا

فَرَجَ يَفْرِجُ ، فَرْجًا کھولنا، الگ کرنا، پھاڑنا

فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ ۙ ٨ وَاِذَا السَّمَآءُ
فُرِجَتْ ۙ ٩

پھر جب ستارے ماند پڑ جائیں گے۔ اور آسمان پھاڑ دیا
جائے گا

Then when the stars shall be put out, And when the heaven is cleft asunder

محمد اقبال

آیت 8-16 تک

- قیامت کے وقوع کی علامات
- جب قیامت آئے گی تو دنیا کا موجودہ نظام درہم برہم ہو جائے گا۔
- اس کائنات کی وہ چیزیں جو بہت عظیم ' بڑی ہی پر شوکت اور بالکل غیر فانی اور لازوال نظر آتی ہیں وہ بالکل بے نشان اور بے حقیقت ہو کے رہ جائینگی
- ستارے بے نشان ہو جائیں گے آسمان پھٹ جائے گا اور زمین کے پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں گے رسولوں کو گواہی کے لیئے بلا لیا جائے گا
- اس ہوشربا منظر کے ذکر سے مقصد ان لوگوں کو اس دن سے ڈرانا ہے جو خواب غفلت میں پڑے ہوئے اپنی زندگی کے قیمتی لمحوں کو برباد کر رہے ہیں

وَ اِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ۝۱۰ وَ اِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ ۝۱۱

وَ اِذَا - اور جب

الْجِبَالُ - پہاڑ

نُسِفَتْ - اڑتے پھریں نَسَفَ یَنْسِفُ ، نَسْفًا جڑ سے اکھاڑنا، تتر بتر کرنا

وَ اِذَا الرُّسُلُ - اور جب رسول

اُقِّتَتْ - وقت پر جمع کئے جائیں مادہ : و ق ت

○ وَقَّتَ یُوقِّتُ، تَوْقِیْتًا وقت مقرر کرنا، ملاقات کا وقت دینا (II - تفعیل)

○ اُقِّتَتْ وقت دیئے گئے (مجہول) اصل میں وُقِّتَتْ تھا واؤ مضموم کو ہمزہ سے بدل لیا

وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ۙ ﴿١٠﴾ وَاِذَا الرُّسُلُ
اُقِّتَتْ ۭ ﴿١١﴾

اور جب پہاڑ دھنک ڈالے جائیں گے، اور رسولوں کی
حاضری کا وقت آ پہنچے گا

hen the mountains are scattered (to the winds) as dust; And when the messengers are brought unto their time appointed -

وَ اِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ ۝۱۱

- ایک دوسرا عظیم واقعہ ہوگا اور وہ یہ کہ رسولوں سے کہا جائے گا کہ وہ اپنے فریضہ رسالت کی کارکردگی کی رپورٹ پیش کریں
- میدان حشر میں جب نوع انسانی کا مقدمہ پیش ہوگا تو ہر قوم کے رسول کو شہادت کے لیے پیش کیا جائے گا تاکہ وہ اس امر کی گواہی دے کہ اس نے اللہ کا پیغام ان لوگوں تک پہنچادیا تھا
- یہ گمراہوں اور مجرموں کے خلاف اللہ کی سب سے پہلی اور سب سے بڑی حجت ہوگی جس سے یہ ثابت کیا جائیگا کہ وہ اپنی غلط روش کے خود ذمہ دار ورنہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کو خبردار کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی گئی
- قرآن میں یہ مضمون متعدد مقامات پر بیان ہوا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بہت ہی عظیم حقیقت ہے

لِاَيِّ يَوۡمٍ اُجِّلَتۡ ؕ ﴿۱۲﴾

لِاَيِّ يَوۡمٍ - کس دن کے لئے

اُجِّلَتۡ - وقت مقرر کیا گیا (ملتوی رکھا گیا ہے)

- مادہ ا ج ل
- اَجَّلَ يُؤَجِّلُ ، تَأجِيلاً مدت مقرر کرنا (II - تفعیل)
- اجل : موت (جسکا وقت مقرر ہے)
- مؤجل (مہر) : مقرر شدہ مہر
- آیت میں سوال نا معلوم چیز کو معلوم کرنے کے لئے نہیں ہے بلکہ تعجب اور روز قیامت کی ہولناکی ظاہر کرنے کے لئے ہے

لِاَیِّ یَوۡمٍ اُجِّلَتۡ ؕ ﴿۱۲﴾

کس روز کے لیے یہ کام اٹھا رکھا گیا ہے؟

For what Day has all this been deferred?

لِاَيِّ يَوۡمٍ اُجِّلَتۡ ؕ ﴿۱۲﴾

- فیصلے کے دن کی اہمیت
- اسی اہمیت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم نے ان کی حاضری کا وقت، تمہیں معلوم بھی ہے کس دن کے لیے اٹھار کھا تھا؟
- قیامت کا دن چونکہ حتمی فیصلے کا دن ہے اس لئے اس کو مؤخر کرنے میں حکمت یہ تھی تا کہ سب لوگ اپنی زندگی کی مقررہ مدت پوری کر لیں اور اس کے بعد ان کی جزا و سزا کا فیصلہ کیا جائے
- یہ دن وہ ہے جس کو یوم الفصل کہا جاتا ہے، یعنی جب ہر فرد اور ہر قوم کا فیصلہ ہوگا کہ انھوں نے دنیا میں کس طرح زندگی گزاری اس کا ایک ایک عمل سامنے ہوگا اور ان کا اعمال نے جو نتائج پیدا کیے اور ان کے اثرات جہاں جہاں تک پھیلے ہر چیز نظروں کے سامنے لائی جائیگی

لِيَوْمِ الْفَصْلِ ۚ ﴿١٣﴾ وَ مَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الْفَصْلِ ؕ ﴿١٤﴾

لِيَوْمِ - اس دن کیلیئے

الْفَصْلِ - (جو) فیصلے کا ہے

لِيَوْمِ الْفَصْلِ فیصلہ کرنے کے دن کے لیے

- مادہ ف ص ل فَصَلَ يَفْصِلُ ، فَصْلاً... فیصلہ کرنا، الگ ہونا...
- اردو میں: فاصلہ، فیصلہ، فصل، مفصّل، فاصل، فصیل، انفصال...

وَ مَآ اَدْرٰىكَ - اور تمہیں کیا معلوم

مَا - کیا ہے

يَوْمُ الْفَصْلِ - فیصلہ کرنے کا دن

لِيَوْمِ الْفَصْلِ ۚ ١٣ وَمَآ أَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ
الْفَصْلِ ؕ ١٤

فیصلے کے روز کے لیے۔

اور تمھیں کیا خبر کہ وہ فیصلے کا دن کیا ہے؟

For the Day of Decision. And what will convey unto you what the Day of Decision is!

محمد اقبال

وَيۡلٌ يَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُكَذِّبِيۡنَ ﴿١٥﴾

وَيۡلٌ - تباہی ہے

○ بد دعائیہ جملہ ہے۔ تباہی، بربادی، ہلاکت پھر اس پہ دوام بھی *

يَّوۡمَئِذٍ (يَوۡمَ اِذٍ) - جس دن

لِّلۡمُكَذِّبِيۡنَ - جھٹلانے والوں کے لیے

○ مادہ ك ذ ب

○ كَذَّبَ يُكَذِّبُ ، تَكۡذِيبًا وكِذّابًا جھٹلانا

○ مُكَذِّب جھٹلانے والا اور اسکی جمع مُكَذِّبِيۡن

وَيۡلٌ يَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُكَذِّبِيۡنَ ﴿۱۵﴾

تباہی ہے اُس دن جھٹلانے والوں کے لیے۔

Ah woe, that Day, to the Rejecters of Truth!

محمد اقبال

وَيۡلٌ يَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُكَذِّبِيۡنَ ﴿۱۵﴾

- یہ فیصلے کا دن وہ گا جس دن جھٹلانے والوں کے لئے خرابی، تباہی اور جہنم کی آگ ہو گی
- ان لوگوں کے لیے جنہوں نے اس دن کے آنے کی خبر کو جھوٹ سمجھا اور دنیا میں یہ سمجھتے ہوئے زندگی بسر کرتے رہے کہ کبھی وہ وقت نہیں آنا
- یہ آیت اس سورۃ میں دس مرتبہ آئی ہے اور یہ اس سورۃ کی نمایاں خصوصیت ہے۔ اس تکرار (بار بار دہرانے) سے مقصود جھٹلانے والوں کو بار بار انجام بد کی طرف متوجہ کرنا ہے تاکہ وہ چونکیں اور ہوش کے ناخن لیں۔ (انذار)
- موقع و محل کی مناسبت سے ہر جگہ اپنا ایک خاص مفہوم رکھتا ہے۔

أَلَمْ نُهْلِكِ الْأَوَّلِينَ ﴿١٦﴾ ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْآخِرِينَ ﴿١٧﴾

أَلَمْ - کیا نہیں

نُهْلِكِ - ہم نے ہلاک کیا

الْأَوَّلِينَ - پہلوں کو

ثُمَّ - پھر

نُتْبِعُهُمْ - پھر ہم ان کے پیچھے بھیجتے ہیں

○ أَتْبَعَ يُتْبِعُ ، إتباعًا پیچھا کرنا (افعال - IV)

الْآخِرِينَ - بعد والوں کو

هَلَكَ يَهْلِكُ ، هَلَاكًا - تباہ و برباد ہونا

أَهْلَكَ يُهْلِكُ ، إِهْلَاكًا - تباہ و برباد کرنا

(افعال - IV)

اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٦﴾ ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْاٰخِرِيْنَ ﴿١٧﴾

کیا ہم نے اگلوں کو ہلاک نہیں کیا؟ پھر اُنکے پیچھے بھیجتے ہیں بعد والوں کو

Did We not destroy the men of old (for their evil)? Then caused the latter folk to follow after?

محمد اقبال

اَلَمۡ نُهۡلِكِ الۡاَوَّلِيۡنَؕ ﴿۱۶﴾ ثُمَّ نُتۡبِعُهُمُ الۡاٰخِرِيۡنَ ﴿۱۷﴾

- قیامت پر تاریخ سے استدلال
- انسان بعض دفعہ عقلی دلائل کو سمجھ نہیں پاتا یا سمجھ کر جھٹلا دیتا ہے، لیکن تاریخی دلائل کا انکار بہت مشکل ہوتا ہے۔
- منکرینِ قیامت سے کہا گیا ہے کہ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ تم سے پہلے کتنی قومیں ہلاکت کی نذر ہو چکی ہیں
- یہ سب وہ قومیں تھیں جنھوں نے آخرت کا انکار کرکے زندگی کے بارے میں تصورات وضع کیے، جس کے نتیجے میں دنیا کو دارالعمل سمجھنے کی بجائے اسی کو اصل زندگی سمجھا۔ اور اسی دنیا میں ظاہر ہونے والے نتائج کو خیر و شر کا معیار سمجھ کر اپنا اخلاقی رویہ متعین کیا

اَلَمۡ نُهۡلِكِ الۡاَوَّلِيۡنَؕ ﴿۱۶﴾ ثُمَّ نُتۡبِعُهُمُ الۡاٰخِرِيۡنَ ﴿۱۷﴾

- یہ تاریخ مسلسل اس بات کی شہادت دے رہی ہے کہ جن قوموں نے رسولوں اور ان کے انذار کی تکذیب کی ہم نے ان کو ہلاک کر دیا۔ تو آخر ان ہی کی روش پر چلنے والے آج کے مجرموں کے باب میں ہماری سنت کیوں بدل جائے گی۔
- تم حق سے منہ موڑ کر، کٹھور دل اور اندھی آنکھوں سے اسی راستے پر چلتے رہے تو پھر تمہارا انجام بھی وہی ہوگا جو ان قوموں کا ہوا ہے اس لیئے کہ:
- فَلَنۡ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبۡدِيۡلًا وَلَنۡ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَحۡوِيۡلًا

كَذٰلِكَ نَفۡعَلُ بِالۡمُجۡرِمِيۡنَ ﴿۱۸﴾

كَذٰلِكَ - اس طرح

نَفۡعَلُ - ہم کرتے ہیں (سلوک)

بِالۡمُجۡرِمِيۡنَ - مجرموں کے ساتھ

- ذلک کا اشارہ۔ کفار کے ارتکاب جرم کی پاداش میں ہلاک ہونے کی طرف
- مطلب یہ کہ ہم مجرموں کے ساتھ ایسا ہی سلوک کرتے ہیں۔ یہ ہمارا ایک ایسا قاعدہ کلیہ، اٹل ضابطہ اور عام قانون ہے کہ اس میں کوئی استثناء اس سے پہلے تھا نہ اب ہوگا، ہم اگلوں کی ہلاکت کے بعد ان کی روش پر چلنے والے پچھلوں کو بھی انہی کے ساتھ شامل کرتے رہے

كَذٰلِكَ نَفۡعَلُ بِالۡمُجۡرِمِيۡنَ ۝١٨

مجرموں کے ساتھ ہم یہی کچھ کیا کرتے ہیں

Thus do We deal with criminals

وَيۡلٌ يَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُكَذِّبِيۡنَ ۝١٩